بدبودار جرابیں پہن کر مسجد میں جانا کیسا؟

Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:pin6677 تاریخ:14-02-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل سردی سے بچنے کے لیے بہت سے لوگ جرابیں استعمال کرتے ہیں۔ جرابوں کے ساتھ اگر زیادہ دیر تک بوٹ پہنے جائیں، تو بعض لوگوں کے پاؤں سے عجیب سی بدبو آنا شروع ہو جاتی ہے۔اب مسئلہ یہ ہے کہ کچھ افراد بوٹ اتار کر اسی طرح بدبو والی جرابیں لے کر مسجد میں نماز پڑھنے آجاتے ہیں، جس کی وجہ سے مسجد میں بھی عجیب سی بدبو پھیل جاتی ہے، تو ایسے افراد کا بدبو والی جرابیں پہن کر مسجد میں آنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسجد اللہ پاک کا بابرکت اور پُر عظمت گھر ہے، اس کی تعظیم اور اس کے آداب کا خیال رکھنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔ مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ مسجد کو پاک وصاف رکھیں اور ایسا کوئی بھی کام نہ کریں، جو مسجد کی تعظیم اور اس کے آداب کے خلاف ہو۔

اور جہاں تک سوال کا تعلق ہے، تو یاد رہے کہ مسجد میں بدبو والے پاؤں، جرابیں یا ان کے علاوہ کوئی بھی ایسی چیز لے کر جانا، جس سے مسجد میں بدبو پھیلے، ناجائز اور گناہ ہے۔ حدیثِ پاک میں اس سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ یہ مسجد کی تعظیم اور اس کے آداب کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ انسانوں اور فرشتوں کی ایذا کا باعث بھی ہے۔لہذا جرابوں کے ساتھ زیادہ دیر تک بوٹ پہننے کی وجہ سے اگر پاؤں سے بدبو آنا شروع ہو جائے، تو ایسے افراد

کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ جرابیں اتار کر اچھے طریقے سے پاؤں دھو کر مسجد میں داخل ہوں، نیز بدبو والے بوٹ اور جرابیں بھی حفاظت کے انتظام کے ساتھ ایسی جگہ پر رکھیں کہ جہاں سے مسجد میں بدبو نہ آئے۔

مسجد کو پاک وصاف رکھنے کے حوالے سے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:﴿وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَالْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ﴾ترجمہ کنزالعرفان:''اور ہم نے ابراہیم واسماعیل کو تاکید فرمائی کہ میرا گھر طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لیے خوب پاک صاف رکھو۔''

(پارہ1،سورۃ البقرہ، آیت125)

اس آیت کے تحت تفسیرِ صراط الجنان میں ہے:''اس سے معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ اور مسجد حرام شریف کو حاجیوں، عمرہ کرنے والوں، طواف کرنے والوں،اعتکاف کرنے والوں اور نمازیوں کے لیے پاک و صاف رکھا جائے۔یہی حکم مسجدوں کو پاک وصاف رکھنے کا ہے،وہاں گندگی اور بدبو دار چیز نہ لائی جائے۔یہ سنت انبیاء(علیہم السلام)ہے۔ **(تفسیرِ صراط الجنان تحت ھذہ الأیہ،جلد1،صفحہ205،مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

اور حضرتِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ایک حدیث میں ہے:''امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببناء المساجد فی الدور وان تنظف وتطیب''ترجمہ:حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے اور انہیں پاک صاف اور معطر رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ،باب اتخاذ المساجد فی الدور،جلد1،صفحہ78،مطبوعہ لاھور)

مسجد کو بدبو سے بچانے کے متعلق سنن نسائی میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''من اکل من ھذہ الشجرۃ،قال اول یوم:الثوم،ثم قال:الثوم والبصل والکراث فلا یقربنا في مساجدنا،فان الملائکۃ تتاذی مما یتاذی منہ الانس''ترجمہ:جو اس درخت سے کھائے(پہلے دن آپ نے لہسن کا فرمایا،پھر لہسن،پیاز اور گندنا یعنی لہسن کے مشابہ ایک بو والی سبزی کا فرمایا)،تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے،کیونکہ انسان جس چیز سے تکلیف محسوس کرتے ہیں، فرشتے بھی اس سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ **(سنن نسائی، کتاب المساجد،باب من یمنع من المسجد،جلد1،صفحہ116،مطبوعہ لاھور)**

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”قلت: العلة اذی الملائكة واذی المسلمین۔۔ ویلحق بما نص علیه في الحدیث كل ماله رائحة كریهة من الماكولات وغیرها، وانما خص الثوم هنا بالذكر، وفي غیره ایضا بالبصل والكراث لكثرة اكلهم بها“ ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ اس ممانعت کی علت ملائکہ اور مسلمانوں کو ایذا دینا ہے۔۔ اور حدیث میں جن چیزوں پر صراحت کی گئی ہے، ان کے ساتھ کھانے والی اور نہ کھانے والی ہر اس چیز کو لاحق کیا جائے گا، جو بدبودار ہو اور یہاں خاص طور پر لہسن اور دیگر احادیث میں پیاز اور گندنا کو بھی ذکر کیا گیا ہے، کیونکہ ان چیزوں کو کثرت سے کھایا جاتا ہے (ورنہ ممانعت ہر بدبو والی چیز کے ساتھ خاص ہے۔)

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، باب ماجاء فی الثوم النیئ، جلد 4، صفحہ 633، مطبوعہ ملتان)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے مسجد کے قریب استنجاء خانے بنانے کے متعلق سوال ہوا، تو اس کے جواب میں ارشاد فرمایا: ”مسجد کو بو سے بچانا واجب ہے، ولہذا مسجد میں مٹی کا تیل جلانا حرام، مسجد میں دیاسلائی سلگانا حرام، حتی کہ حدیث میں ارشاد ہوا: ”وان یمر فیه بلحم نیئ“ یعنی مسجد میں کچا گوشت لے جانا، جائز نہیں، حالانکہ کچے گوشت کی بو بہت خفیف ہے، تو جہاں سے مسجد میں بو پہنچے وہاں تک ممانعت کی جائے گی۔۔ یہ خیال نہ کرو کہ اگر مسجد خالی ہے، تو اس میں کسی بو کا داخل کرنا اس وقت جائز ہو کہ کوئی آدمی نہیں جو اس سے ایذا پائے گا، ایسا نہیں، بلکہ ملائکہ بھی ایذا پاتے ہیں، اس سے جس سے ایذا پاتا ہے انسان۔ مسجد کو نجاست سے بچانا فرض ہے۔“

(فتاوی رضویہ، جلد 16، صفحہ 232 تا 233، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

و اللہ **اعلم** عزوجل و رسولہ **اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

01 رجب المرجب 1442ھ 14 فروری 2021ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے